66144 ـ سنگی لگوانے کی جگہوں کے متعلق سوال

سوال

رمضان المبارك ميں سنگی لگوانے كا حكم كيا ہے؟ اور سنگی لگوانے والی جگہ كونسی ہيں ؟ اور ہر جگہ كی مرض بھی بيان كريں جس كا علاج كيا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (38023) ميں بيان ہو چكا ہے كہ سنگی لگوانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اسی ليے روزہ دار كے ليے سنگی لگوانا جائز نہيں، ليكن اگر وہ مريض ہو اور اس كی ضرورت ہو تو سنگی لگوائے اور روزہ چھوڑ دے اور اس كی قضاء ميں روزہ ركھے.

دوم:

سنگی لگوانے كی جگہيں:

1 ـ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اپنے سر ميں درد كی بنا پر سر ميں سنگی لگوائی "

صحيح بخاری حديث نمبر (2156).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابن بجينۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے مكہ كے راستے ميں احرام كی حالت ميں سر كے درميان سنگی لگوائی "

صحيح مسلم حديث نمبر (1203).

2 ـ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرف کی رگوں اور کندھوں کے درمیان تین سنگیاں لگوائیں "

ابو داود حدیث نمبر (3860) سنن ترمذی حدیث نمبر (390) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3483).

عون المعبود میں ہے:

اہل لغت کہتے ہیں: الاخدعان گردن کی دونوں جانب رگیں جن میں سنگی لگائی جاتی ہے، اور الكاہل: کندھوں کے درمیان کمر کے شروع میں ہے.

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" گردن کی دونوں جانب رگوں میں سنگی لگوانے سے سر اور اس کے دوسرے اجزاء مثلا چہرہ، دانت، کان، آنکھ، ناك، حلق کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے، جبکہ یہ بیماری خون کے زیادہ یا خون کے فاسد ہونے یا دونوں سبب کی بنا پر ہو. انتہی

زاد المعاد (4 / 51).

3 ـ ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ نے اپنے سرین (چوتڑ) پر درد کی وجہ سے سنگی لگوائی "

ابو داود حدیث نمبر (3863) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الوثء: عضو کے ٹوٹے بغیر جو درد ہو اسے الوثء کہا جاتا ہے، یعنی موچ وغیرہ.

4 ـ نسائی رحمہ اللہ تعالی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پاؤں کے اوپر کی جانب موچ کی بنا پر سنگی لگوائی "

سنن نسائی حدیث نمبر (2849) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سنت نبویہ میں سنگی لگوانے کی یہ پانچ جگہیں ثابت ہیں: سر، گردن کی دونوں طرف کی رگیں، سرین، اور قدم کا اوپر والا حصہ.

اس کے علاوہ بھی سنگی لگانے کی جگہ ہیں جو سنگی لگانے کے ماہرین لوگ جانتے ہیں.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" ٹھوڑى كے نيچے سنگى لگانے سے دانت درد، اور حلقوم كى درد ميں فائدہ ہوتا ہے، جب اس كے وقت ميں استعمال كي جائے، اور سر اور دونوں جبڑوں سے بچا جائے.

اور پاؤں كے اوپر والےحصہ ميں سنگى لگوانا پنڈلى كى بڑى رگ كو پچھنا لگانے كے قائم مقام (يہ ٹخنے كے قريب بڑى رگ ہے)، اور رانوں اور پنڈليوں كے پھوڑے اور انقطاع حيض، اور خصيتين كى خارش كے ليے نفع مند ہے.

اور سينے كے نچلے حصہ ميں سنگى لگانا ران كے پھوڑوں، اور اس كى خارش اور پھنسيوں، اور پاؤں كے جوڑوں كے آماس اور بواسير كے ليے مفيد ہے. انتہى

ديكھيں: زاد المعاد (4 / 53).

اور سنگى كے ساتھ جن بيماريوں كا علاج كيا جاتا ہے، اور اس كے كونسى جگہ مناسب ہوتى ہے، اس كى تفصيل كے ليے سنگى لگانے والے ماہر لوگوں سے رابطہ كريں.

واللہ اعلم .